بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلبَرکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ۔ جامع صغیر۔

سلفی کون؟

حنفی یا غیر مقلد

از قلم حقیقت رقم

حضرت مولانا حافظ عبد الجبار سلفی صاحب (دیوبندی)

ناشر۔ مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُتَفَرِّدٌ فِيْ ذَاتِهٖ وَمُنَزَّهٌ فِيْ صِفَاتِهٖ وَمُتَوَحِّدٌ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَهُوَ صَادِقٌ وَمَصْدُوْقٌ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهٗ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْ تَرْوِيْجِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبَذَلُوْا وُسْعَهُمْ فِيْ اِشَاعَةِ الدِّيْنِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَحْمَةً وَّاسِعَةً ـ

کافی عرصے سے وطنِ عزیز میں غیر مقلدین حضرات تحریراً تقریراً یہ مشغلہ جاری رکھے ہوئے ہیں کہ مقلدین اور خصوصاً حنفی اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہیں۔ اور یہ کہ بلا شرکت غیرے ''اہلحدیث'' ہم ہی ہیں۔ علماءِ ربانی نے بھی تقریروں اور تحریروں کے علاوہ مناظروں کی صورت میں اس فتنے کا سدباب کیا۔ غضب یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کی من مانی تشریح کرتے ہوئے اور اپنی ذاتی تحقیق پر نازاں ہونے کے باوجود خود کو ''سلفی'' کہتے ہیں یعنی اسلاف کے پیروکار...... جبکہ حقیقت یہ ہے کہ محض سعودی حکومت سے اشیرباد حاصل کرنے کی خاطر انہوں نے ''سلفی'' کا لقب اختیار کیا ہوا ہے۔ اور حنفی ہی اصل میں ''سلفی'' ہیں...... غیر مقلدوں کی نسبت ''سلفی'' اتنا معروف ہوا کہ خود حنفیوں کو بھی یہ گمان ہونے لگا کہ جو بھی خود کو سلفی کہلوائے وہ لازماً غیر مقلد ہوگا اور اس وہم میں عوام

الناس ہی نہیں بڑے بڑے علماء بھی مبتلا ہیں اور اس کی وجہ صرف اور صرف اسلاف کی کتب سے ناواقفی ہے۔ جب کتبِ ''اسلاف'' سے تعلق کم ہوگا تو ''سلفی'' کے مفہوم سے آگاہی کیسے ہو سکتی ہے؟ خود راقم الحروف کا ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں کہیں اپنا تعارف کروایا تو احباب ''ترچھی نگاہوں'' سے گھورنے لگے کہ یہ غیر مقلد کہاں سے آگیا؟ اور ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بارہا یہ واقعہ پیش آیا چنانچہ باقاعدہ وضاحت کرنی پڑتی ہے کہ ہم ''حنفی سلفی'' ہیں جب ''آنت'' کی طرح یوں اپنا نام بڑھتے دیکھا تو جی میں آیا کہ ایک مختصر کتابچے میں اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ سلفی کون ہیں؟ غیر مقلد یا حنفی ...... کتابوں کے اندر ہمارے علمائے اہل سنت (دیوبند) نے اس پر کافی شافی بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ محض پروپیگنڈا ہے۔ اور غیر مقلدوں کو سلفی کہنا بالکل غلط ہے کہ وہ اسلاف کے پیروکار ہی نہیں۔ ہم یہاں مسلک دیوبند کے ان چند ایک علماء کے حوالے درج کر رہے ہیں جن کو احناف کے اندر ''ریڑھ کی ہڈی'' کی حیثیت حاصل ہے...... اس کتابچے کی تیاری میں ہم نے محقق دوراں، علامۃ العصر مولانا ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شہرہ آفاق علمی اور تحقیقی کتاب ''آثار التشریع جلد اول'' سے مدد لی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور اپنے اسلاف کا سچا پیروکار بنائے آمین ثم آمین۔

﴾سلفی کا مطلب اور امام اہل سنت کا ارشاد﴿

سلفی کا مطلب ہے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے والا۔

فیروز اللغات صف ۵۰۷ مطبوعہ دہلی میں ہے ''سلفی (یعنی سلف سے منسوب) سلف یہ خلف کی ضد ہے یعنی اگلے لوگ، آباؤ اجداد اور ''القاموس الجدید'' میں ہے سلف: گذشتہ، مقدم (ص ۴۲۶)

شیخ الحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ لکھتے ہیں ''اسی طرح لفظ سلفی سے بھی یہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے کہ شاید یہ لفظ غیر مقلد کے مترادف ہے۔ ہم نے باحوالہ یہ عرض کیا ہے کہ حافظ ابو عمروؒ بن الصلاحؒ شافعی تھے اور باوجود مقلد ہونے کے وہ سلفی تھے چنانچہ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں

وکان ابن الصلاح سلفیاً (تذکرہ جلد ۴ ص ۲۱۵)

اس لئے غیر مقلدین حضرات کو لفظ سلفی سے غلط فہمی ہوئی ہو تو وہ بھی رفع ہو جانی چاہئے ...... باقی اہل حدیث، اصحاب الحدیث اصحاب الاثر، المحدث، الحافظ، المجتہد اور ''السلفی'' وغیرہ کے الفاظ سے کسی کو غیر مقلد سمجھنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

(بحوالہ طائفہ منصورہ ص ۱۴۵۔۱۴۶ از الشیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ)

علماء دیوبند اصلی سلفی ہیں

رئیس المناظرین حضرت مولانا امین صفدر اکاڑویؒ کی یاد میں ماہنامہ الخیر ملتان نے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے اس میں محقق اہل سنت حضرت مولانا منیر احمد صاحب استاذ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا نے تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا۔ اور انصاف یہ ہے کہ مولانا مدظلہ کا مضمون پوری کتاب کی جان ہے چنانچہ مولانا اوکاڑویؒ کا ایک ارشاد نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت مفتی محمودؒ صاحب سے میں نے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے بندوق کے شکار کی حلت وحرمت پر تحقیق کی تو بہت سارے حلت کے دلائل میرے سامنے آگئے میں نے ان کو تحریری شکل میں جمع کر لیا لیکن ہمارے اکابر کی تحقیق یہ ہے کہ بندوق کا شکار حرام ہے اس لئے میں نے اپنے تحریر کردہ دلائل جلا ڈالے تاہم مسلسل غور و فکر کرتا رہا بعد میں حقیقت منکشف ہوئی تو پتہ چلا کہ میں جن کو دلائل سمجھتا رہا وہ اصل میں دھوکہ تھے جو مزید غور و فکر کے ساتھ دور ہو گئے۔ اس لئے اصل سلفی تو ہم ہیں کہ ہماری تحقیق کی بنیاد اسلاف سے بدگمانی و بداعتمادی اور ذہنی آوارگی نہیں بلکہ اسلاف کے ساتھ موافقت اور نظریاتی وابستگی اور اعتماد علی السلف ہے۔ اس لئے ہر دیوبندی اعتماد علی السلف کی وجہ سے سلفی ہے اور جو اس معنی میں سلفی نہیں وہ دیوبندی بھی نہیں۔"

(مولانا اوکاڑویؒ نمبر۔ صفحہ ۲۰۳۔ ماہنامہ الخیر ملتان بابت نومبر ۲۰۰۱ء)

سلفی کی اصطلاح

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ رقمطراز ہیں:

"تاریخ اسلام میں سلفی وہ لوگ ہیں جو ان مسائل میں، جن میں قرآن وحدیث کی صریح راہنمائی نہ ملے سلف صالحین کی پیروی کریں۔ اور ان کی دلیل کے در پے نہ ہوں۔ ان حدود میں سلف کی بلادلیل پیروی سے ہی انسان سلفی بنتا ہے۔ اور اسلاف کی بلادلیل پیروی کو ناجائز جاننے والا سلفی نہیں، غیر مقلد کہلائے گا۔ اس پہلو سے سلفی اور غیر مقلد دو متوازن اصطلاحیں ہیں، نہ کسی پہلے دور میں سلفی غیر مقلدین تھے اور نہ اب انہیں سلفی کہا جا سکتا ہے۔ یہ غیر مقلد علماء کا سعودی عرب کے مقلد علماء سے اشیرباد حاصل کرنے کا ایک لفظی فریب ہے جس پر پردہ ڈالا گیا ہے...... سو ضروری ہے کہ یہاں کے عام مسلمان سعودی حکومت اور ان کے علماء کو یہاں کے "اہل حدیث" (باصطلاح جدید) کہلوانے والے گروہ کے آئینے میں نہ دیکھیں سعودی عرب کے علماء مع شیخ محمد بن عبدالوہاب...... مقلدین میں سے ہیں اور وہ چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید پر انکار نہیں کرتے نہ اسے حرام اور شرک سمجھتے ہیں نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔" (آثار التشریع جلد اول صفحہ ۴۷)

حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ سلفی کسے کہتے ہیں۔ اور اس حقیقت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ غیر مقلدین کو تاریخ میں کبھی سلفی نہیں کہا گیا۔ نہ یہ سلف کے دور میں کبھی تھے یہ لوگ ابھی ابھی سلفی کہلوانے لگے ہیں پھر درایۃً بھی

ان لوگوں کی بیان کردہ سلفی کی تشریح لائق قبول نہیں کہ یہ قرآن و سنت کو سلف صالحین کی طرح ماننے والوں کا نام ہے۔ یہ اس لئے کہ سلف صالحین بھی کسی ایک طریقہ پر نہ تھے سلفِ صالحین میں وہ تمام اختلاف موجود تھے جو بعد میں آئمہ اربعہ کے ہاں واقع ہوئے۔ یہ صحابہ کرامؓ کے فقہی اختلافات ہی تھے جو بعد میں آئمہ کے ہاں مدون اور منضبط ہوئے۔ ائمہ کرامؒ نے اختلافات پیدا نہیں کئے انہوں نے اختلافات کو اوپر سے لیا ہے۔ ائمہ نے ان ہی کو مرتب اور منضبط کیا ہے۔ ان کوششوں سے بیسیوں اختلافات سمٹ کر چار میں محدود ہو کر رہ گئے اب جو شخص ان اختلافات کی بناء پر مسلک اربعہ کو افتراق و انتشار کا موجب بتلاتا ہے اور انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ یہ اختلافات تو صحابہؓ کے درمیان بھی پائے جاتے تھے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ امت میں افتراق و انتشار کا سبب صحابہ کرامؓ کو قرار دینا شیعہ کے سوا کس کا کام ہو سکتا ہے؟[1] کیا اس طرح یہ غیر مقلدین چھوٹے شیعہ نہیں؟ اس عہد کے غیر مقلدین کو سلفی کہنا سلف کی اس تاریخ سے ایک کھلا مذاق ہے۔ شیخ عبدالرؤف مناویؒ لکھتے ہیں:

"سلف صحابہؓ یا تابعین اور تبع تابعین اللہ ان سب سے راضی ہو۔ ان کے مذاہب بہت تھے انہیں گنا نہیں جا سکتا۔ اور یہ ایسے اجتہادات ہیں جو اجتہادی شرطوں کو پورا کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملی اور کسی کو ان میں سے کسی پر طعن کرنے کا حق نہیں ہے (خلاصۃ التحقیق) اب آپ ہی سوچیں ان میں سے کس کے طریقے کو سلفی کہا جائے گا اور کس کو غیر سلفی۔ حق یہ ہے کہ یہ سب اسلاف تھے اور ان میں سے ہر ایک کا مذہب سلفی طریق شمار ہوگا۔"

[1] اصحابِ رسولؐ کے خلاف شیعوں کی بے حساب کتب ہیں۔ صرف پچیس عدد کتب تو غلام حسین نجفی آنجہانی کی راقم کے پاس موجود ہیں! اس

مشرق وسطیٰ میں سلفی کا تعارف

ہندوستان میں غیر مقلدوں کی ترکِ تقلید کی صدا کسی حد تک سن لی گئی۔ لیکن عرب ممالک میں ان کا اس پہلو سے تعارف خاصا مشکل مرحلہ تھا۔ وہ قوم ہی کیا جو اپنے سے پہلوں کی راہ پر نہ ہو۔ عرب دنیا مقلدین سے بھری تھی سعودی عرب میں بھی علماء آل شیخ حنبلی تھے۔ ان غیر مقلدین کو وہاں بطور غیر مقلد پاؤں دھرنے کی جگہ نہ مل سکتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے سلفی کا عنوان اختیار کیا۔ سلفی سے مراد سلف کی مطلقاً تقلید کرنے والے سمجھے گئے۔ چنانچہ اس نام کا سہارا لے کر انہوں نے وہاں قدم جمادیے۔ اس کے بعد انہوں نے سلفی کو اتنا عام کیا کہ اپنے ناموں کے علاوہ اداروں کے نام بھی سلف سے منسوب کردیے۔ خود غیر مقلدین علماء کا ضمیر بھی کہتا ہوگا کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں ہمیں اسلاف سے ذرا بھی نسبت نہیں۔ لیکن حنفیوں کو بھی تو بدنام کرنا ہے۔ جرمنی کا مشہور پروپیگنڈسٹ جس کا نام گوبلز تھا اس نے جھوٹ کی نشر واشاعت کے اصول مدون کیئے اور سب سے اہم اصول اس کا یہ ہے کہ جب کسی کو بدنام کرنا ہو تو تابڑ توڑ اس پر غلط الزامات لگاؤ۔ اس جھوٹ کو خوب پھیلاؤ۔ مسلسل پھیلاؤ اور اس قدر جھوٹ بولو کہ خود تمہیں اپنا جھوٹ سچا معلوم ہونے لگے۔ آج یہ عجمی گوبلز اسی قانون پر عمل پیرا ہیں اور یہ اس قدر پروپیگنڈہ ہوا کہ اکثر حنفی نوجوان علماء جن کو خارجی کتب بینی کیلئے فرصت نہیں ہے اور اکابر کی کتب سے ناواقف ہیں وہ بھی اس کی رو میں بہہ گئے اور یہ سمجھنے لگے کہ واقعی سلفی غیر مقلد

ہوتے ہیں۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا وحید الزمان صاحب نے اس حقیقت کا اعتراف کر ہی لیا کہ اہل حدیث سلف کی پرواہ نہیں کرتے تو پھر وہ سلفی کیسے؟ مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں:

''غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور نہ صحابہؓ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنے من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی اس کو بھی نہیں سنتے۔''

(لغات الحدیث مادہ شعب)

قارئین کرام!

جس انصاف پسند انسان کو ذرا برابر بھی علم سے اگر لگاؤ ہے تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ اسلاف کی اتباع سو فیصد احناف نے کی ہے اور پھر حنفیوں میں علمائے دیوبند تو اسلاف کے جامد اور مردہ مقلد ہیں بلکہ دیوبندیت میں سے اگر کسی نے اسلاف کی تحقیق پر عدم اعتماد کیا تو ہمارے اکابر نے تو ان کا بھی تعاقب کیا۔ ہمارے علماء کی تفسیری، حدیثی، تبلیغی، جہادی اور تدریسی خدمات اظہر من الشمس ہیں...... جو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم ہی اسلاف کے متبع ہیں اور اسلاف سے ہٹ کر سر مو بھی ادھر ادھر جانا گوارا نہیں کرتے ...... تو اب بتلائیے سلفی کون ہیں؟ حنفی ہیں یا غیر مقلد...... شیعیت، خارجیت اور غیر مقلدیت یہ سب عدم اعتماد علی السلف کے مریض ہیں۔

چینج بلرعا

مماتی بھی سلفی نہیں ہیں

عیاری اور مکاری کے اس دور میں تحقیق کی ''مارکیٹ'' کے اندر دو نمبر کا ایسا مال بھی موجود ہے جس کے اوپر ''دیوبندیت'' کا اسٹکر چسپاں ہے۔ ان ''گلابی دیوبندیوں'' کی ہٹ دھرمی دیکھیے کہ مسئلے وہ ایجاد کرتے ہیں جن کا علم اکابر دیوبند کے فرشتوں کو بھی نہ تھا۔ پھر اکابر کا مذاق بھی اڑاتے ہیں اور دعوئی یہ کہ ''ہم دیوبندی'' ہیں۔ ارے احمقو! دیوبندیت کس چیز کا نام ہے؟ کون نہیں جانتا کہ سرور دو عالم ﷺ اور دیگر انبیاء کے متعلق علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ وہ بعد از وفات اپنی قبور میں زندہ ہیں ...... اور یہ دیوبندیت کے دعویدار حیات فی القبر کے منکر ہیں...... اکابر علمائے دیوبند اپنے سے پہلے فقہاء احناف کی اتباع میں سلفی تھے اور اب علماء دیوبند کی تحقیق کو آنکھیں بند کر کے قبول کرنے والا سلفی ہے۔

علماء دیوبند اصحاب محمد ﷺ کی طرح آلِ محمدؐ کے بھی غلام ہیں اور اسلاف کا مسلک یہ ہے کہ حضرت حسینؓ کے مقابلے میں یزید کی کوئی اہمیت نہیں ہے...... علماء دیوبند اگرچہ یزید کو کافر نہیں کہتے مگر فاسق ضرور کہتے ہیں۔ اور یہ مماتی حضرات تو یزید کی بلا اجرت وکالت کرتے ہیں ...... اس کی مدح سرائی میں ان کی زبان اور قلم وقف ہے...... حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے ''اجوبۂ اربعین'' کے ص ۱۸۵ پر یزید پلید لکھا ہے۔ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ نے بھی اپنی معروف کتاب ھدایۃ الشیعہ ص ۹۵ پر یزید کو پلید لکھا

ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ نے بہشتی زیور حصہ ۸ پر یزید کو کمبخت لکھا ہے۔ امیر شریعت، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے لاہور ہائیکورٹ میں بیان دیا تھا کہ ''کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا'' (مقدمات امیر شریعت) اور شاہ جی نے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی مدح میں ایک شعر کہا تھا جو فارسی میں ہے۔

ہر کہ بدگفت خواجہ مارا

ہست او بے گمان یزید پلید

جو کوئی ہمارے خواجہ کو برا بھلا کہے وہ بے گمان یزید پلید ہے۔

(بحوالہ خارجی فتنہ جلد نمبر ۲ ص ۶۰۳)

نیز ''شاہ جی کے علمی وتقریری جواہر پارے ص ۱۴۸ پر بھی مذکورہ بالا شعر موجود ہے۔ غرضیکہ یزید کا فاسق ہونا اہل سنت والجماعت کے مسلک میں متفق علیہ ہے۔ مگر مماتی دوستوں میں حضرت مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے ''واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر'' نامی کتاب لکھی ہے اس میں یزید کے وہ گُن گائے گئے ہیں کہ جو ابن زیاد بھی شاید نہ گا سکا ہوگا۔ لیکن پھر بھی ان کی ''فولادی دیوبندیت'' میں کچھ فرق نہ آیا...... اور اس کتاب پر حضرت مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب خطیب مسجد شہداء اور مولانا محمد حسین نیلوی صاحب کی تصدیقات موجود ہیں بندیالوی صاحب فرماتے ہیں ''ہم جانتے ہیں کہ کچھ نیک دل علماء نے اپنے تحریروں میں یزید کی طرف فسق کی جو نسبت کی ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ تاریخ کی مستند اور صحیح

کتب ان تک نہ پہنچ سکیں۔ اور مدت کے شیعی پروپیگنڈے نے اپنا کام کر دکھایا ان علماء نے تحقیق و جستجو کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۲۱-۲۲)

ایک اور مقام پر یوں گل کھلاتے ہیں۔

آج ہر دور رکعت کا ملاں............ پیشہ ور واعظ............ منبر و محراب کیلئے بدنما داغ خطیب سنی نما شیعہ قاضی و نعمانی............ کئی لال کالے شاہ اپنی تقریر و تحریر میں یزید کو کافر بھی فاسق و فاجر اور شراب نوش کہہ کر لعنت کی تسبیح پڑھنا کارِ ثواب سمجھتے ہیں الخ (۲۷)

اور یہ نیلوی شاہ صاحب جن کی کتاب "مظلومِ کربلا" بذات خود ایک انتہائی متنازعہ کتاب بنی ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۰۰ پر نیلوی صاحب نے لکھا ہے......

"حضرت امام حسینؓ سے تو جنرل ضیاء الحق ہی اچھا رہا کہ جب بھی اسے کوئی مہم پیش آتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتا۔

(مظلومِ کربلا ص ۱۰۰ ناشر گلستان پرنٹنگ پریس سرگودھا)

اب ان "ڈرامہ بازوں" سے کوئی پوچھے کہ کیا نواسہ رسول ﷺ، شہزادہ جنت کے مقابلہ میں یزید کی وکالت کرنا اور اس کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا کیا یہی تمہارے نزدیک دین کی خدمت رہ گئی ہے؟ تحفظ ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ کیلئے تم نے کتنی قربانیاں دی ہیں؟ رد شیعیت پر تم نے کونسا تحقیقی کام کیا؟ اور ہاں! بندیالوی صاحب نے "سپاہ صحابہؓ" کے مقابلہ میں "دفاع صحابہؓ

"بنا کر" امیر عزیمت" بننے کی کوشش کی تھی...... مگر سابق کمشنر سرگودھا ڈویژن تجمل عباس (جن کو قتل کر دیا گیا تھا) کے سامنے "عزیمت" دم توڑ گئی اور جماعت بھی ختم کر دی گئی اب تمام تر توانائیاں "یزید کو سچا ثابت کرنے پر صرف ہو رہی ہیں کاش کوئی حسینی پیدا ہو جو ان "وقت کے یزیدوں کا گریبان پکڑے اگر یہ لوگ خود کو دیوبندی نہ کہلواتے تو شاید ہم بھی برہم نہ ہوتے۔ مگر حد ہو گئی کہ برملا کہا جا رہا ہے کہ اکابر کو کتب تاریخ میسر نہ آسکیں، ان کو تحقیق کی فرصت ہی نہیں ملی۔ حیات النبی ﷺ کا مسئلہ ہو تو تب بھی کہا جاتا ہے کہ اکابر کے قدم ڈگمگا گئے، فسق یزید کا مسئلہ ہو تو تب اکابر تحقیق نہ کر سکے۔ پھر اکابر ساری زندگی کرتے کیا رہے؟ تحقیقی کام تو ان "لونڈوں" نے شروع کیا ہے۔ یزید کی حمایت کرنے والے جان لیں کہ تم طبع آزمائی خوب کر لو۔ امت محمد ﷺ کے قلب وجگر سے وہ عشق حسینؓ جو اسلاف نے اور اکابر علمائے دیوبند نے پیدا کیا، کبھی نہیں نکل سکتا۔

نہ یزید کا وہ ستم رہا، نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسینؓ کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

جو لوگ شہادت حسینؓ میں ملوث تھے مثل ابن زیاد اور شمر ذالجوشن کے، اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے اندر ہی تباہ و برباد کر دیا۔ اور ابن زیاد کو تو اس کی ماں نے بددعا دی چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے

"قالت مرجانة لابنها عبيدالله يا خبيث قتلت ابن بنت رسول الله ﷺ لاترى الجنة ابدا"

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۲۸۶)

ترجمہ: مرجانہ نے اپنے بیٹے عبید اللہ بن زیاد سے کہا کہ اے خبیث! تو نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کیا ہے تو کبھی بھی جنت نہیں دیکھے گا۔

ہمیں خطرہ ہے کہ آج امام حسینؓ کی گستاخی کرنے والے بھی کہیں عبرتناک سزا کے مستحق نہ بن جائیں

نہ جا اس کے تحمل پر، کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی سخت گیری سے، کہ ہے سخت انتقام اس کا

قارئین کرام!

یہاں ہمارا موضوع حامیانِ یزید کی تردید نہیں۔ جملہ معترضہ کے طور پر ہم نے اشارہ کیا ہے کہ یہ لوگ بھی ''سلفی'' کے مفہوم میں داخل نہیں کیونکہ بقول ان کے ''اسلاف'' نے تو کبھی کتابیں دیکھی ہی نہ تھیں۔ اگر حضرات علماءِ دیوبند اور اسلاف کے متعلق اتنی بدگمانی رکھنے کے بعد یہ لوگ سنی دیوبندی ہونے کے مدعی ہیں تو یہ ان کی بہت بڑی زیادتی ہوگی۔

سلف صالحین پر عدم اعتماد بہت بڑی بدبختی ہے۔ بقول رومی۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
ملیش اندر طعنہ پاکاں نہد

جب اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو اس کی تحریر و تقریر میں سلف صالحین اور پاکیزہ شخصیات پر الزام تراشی اور طعنہ زنی آجاتی ہے۔

اور آج کل کے بے علم و بے عمل انسانوں کا اسلاف پر طنز کرنا درحقیقت اُن کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ متنبیؒ نے کیا خوب کہا تھا۔

فَاِذَا اَتَتْکَ مُذَمَّۃٌ مِنْ نَاقِصٍ

فَھِیَ الشَّھَادَۃُ لِی بِاَنِّیْ کَامِلٌ

ترجمہ: جب تجھ تک کسی ناقص اور گھٹیا انسان کی طرف سے میری برائی پہنچے تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں۔

ہر مسلمان سے استدعا ہے کہ ہر قسم کی رطب ویابس سے بھرپور کتب کا مطالعہ کرنے سے قبل علمائے دین سے رجوع کرلیا کریں تاکہ موجودہ دور کے مختلف فتنوں سے محفوظ رہ سکیں فی زمانہ گمراہی سے بچنے کا سب سے بڑا حل یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر حقیقی معنوں میں سلفی بن جائیں۔ اور اکابرین سے امت کو دور کرکے نام نہاد ''سلفیوں'' میں سے ایک ایک خیر خواہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جوں جوں بے خبری کے بادل چھٹتے جائیں گے صبحِ اتحاد اور سلامتی ایمان کا چہرہ نکھرتا جائے گا۔

نہیں اقبال ناامید اپنی کشت ویراں سے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

خادم علمائے حق

حافظ محمد عبدالجبار سلفی حنفی

خطیب جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک لاہور

۹ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں دستیاب ہیں

★ بریلوی ہو یا غیر مقلد ★ مماتی ہو یا جماعت المسلمین

★ عیسائی ہو یا سبائی ★ ذکری ہو یا فکری

★ جماعت اسلامی ہو یا تحریک اسلامی

تمام باطل فرقوں کی رد میں فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں
اور ان فرقوں کی اپنی حوالجاتی کتابیں دستیاب ہیں

نیز مناظروں کی کیسٹ اور سی ڈیز دستیاب ہیں

ناشر مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس
عقب الآصف اسکوائر نزد مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی
برائے رابطہ جمال اللہ حنفی ۰۳۳۴۳۴۴۱۰۳۹